فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾

پس انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں-(۳)

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾

جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا[1] اور ڈر (اور خوف) میں امن (و امان) دیا-[2] (۴)

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

سورۂ ماعون مکی ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے-

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿١﴾

کیا تو نے (اسے بھی) دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے؟[3] (۱)

فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿٢﴾

یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے-[4] (۲)

کی عزت کرتے تھے، اس لیے ان کے قافلے بلا روک ٹوک سفر کرتے، اللہ تعالیٰ اس سورت میں قریش کو بتلا رہا ہے کہ تم جو گرمی، سردی میں دو سفر کرتے ہو تو ہمارے اس احسان کی وجہ سے کہ ہم نے تمہیں مکے میں امن عطا کیا ہے اور اہل عرب میں معزز بنایا ہوا ہے- اگر یہ چیز نہ ہوتی تو تمہارا سفر ممکن نہ ہوتا- اور اصحاب الفیل کو بھی ہم نے اسی لیے تباہ کیا ہے کہ تمہاری عزت بھی برقرار رہے اور تمہارے سفروں کا سلسلہ بھی، جس کے تم خوگر ہو، قائم رہے، اگر ابرہہ اپنے مذموم مقصد میں کامیاب ہو جاتا تو تمہاری عزت و سیادت بھی ختم ہو جاتی اور سلسلہ سفر بھی منقطع ہو جاتا- اس لیے تمہیں چاہیے کہ صرف اسی بیت اللہ کے رب کی عبادت کرو-

(۱) مذکورہ تجارت اور سفر کے ذریعے سے-

(۲) عرب میں قتل و غارت گری عام تھی لیکن قریش مکہ کو حرم مکہ کی وجہ سے جو احترام حاصل تھا، اس کی وجہ سے وہ خوف و خطر سے محفوظ تھے-

☆ اس سورت کو سُوْرَةُ الدِّیْنِ، سُوْرَةُ أَرَأَیْتَ اور سُوْرَةُ الْیَتِیْمِ بھی کہتے ہیں-(فتح القدیر)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور استفہام سے مقصد اظہار تعجب ہے- رؤیت معرفت کے مفہوم میں ہے اور دین سے مراد آخرت کا حساب اور جزا ہے- بعض کہتے ہیں کہ کلام میں حذف ہے- اصل عبارت ہے "کیا تو نے اس شخص کو پہچانا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے؟ آیا وہ اپنی اس بات میں صحیح ہے یا غلط؟

(۴) اس لیے کہ ایک تو بخیل ہے- دوسرا، قیامت کا منکر ہے، بھلا ایسا شخص یتیم کے ساتھ کیوں کر حسن سلوک کر سکتا ہے؟ یتیم کے ساتھ تو وہی شخص اچھا برتاؤ کرے گا جس کے دل میں مال کے بجائے انسانی قدروں اور اخلاقی ضابطوں کی

وَ لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳

اور مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔[1] (۳)

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴

ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے۔(۴)

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵

جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔[2] (۵)

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶

جو ریاکاری کرتے ہیں۔[3] (۶)

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔[4] (۷)

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

سورۂ کوثر مکی ہے اور اس میں تین آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالٰی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱

یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا

اہمیت و محبت ہوگی۔ دوسرے اسے اس امر کا یقین ہو کہ اس کے بدلے میں مجھے قیامت والے دن اچھی جزا ملے گی۔

(۱) یہ کام بھی وہی کرے گا جس میں مذکورہ خوبیاں ہوں گی ورنہ یہ یتیم کی طرح مسکین کو بھی دھکا ہی دے گا۔

(۲) اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں۔ یا پہلے پڑھتے رہے ہیں، پھر سست ہو گئے یا نماز کو اس کے اپنے مسنون وقت میں نہیں پڑھتے، جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یا خشوع خضوع کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس میں آجاتے ہیں، اس لیے نماز کی مذکورہ ساری ہی کوتاہیوں سے بچنا چاہیے۔ یہاں اس مقام پر ذکر کرنے سے یہ بھی واضح ہے کہ نماز میں ان کوتاہیوں کے مرتکب وہی لوگ ہوتے ہیں جو آخرت کی جزا اور حساب کتاب پر یقین نہیں رکھتے۔ اسی لیے منافقین کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ ﴿وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (النساء، ۱۴۲)

(۳) یعنی ایسے لوگوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے، کہ لوگوں کے ساتھ ہوئے تو نماز پڑھ لی، بصورت دیگر نماز پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے، یعنی صرف نمود و نمائش اور ریاکاری کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔

(۴) مَعْنٌ: شَيْءٌ قَلِيْلٌ کہتے ہیں۔ بعض اس سے مراد زکوٰۃ لیتے ہیں، کیوں کہ وہ بھی اصل مال کے مقابلے میں بالکل تھوڑی سی ہی ہوتی ہے، (ڈھائی فی صد) اور بعض اس سے گھروں میں برتنے والی چیزیں مراد لیتے ہیں جو پڑوسی ایک دوسرے سے عاریتاً مانگ لیتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ گھریلو استعمال کی چیزیں عاریتاً دے دینا اور اس میں کبیدگی محسوس نہ کرنا اچھی صفت ہے اور اس کے برعکس بخل اور کنجوسی برتنا، یہ منکرین قیامت ہی کا شیوہ ہے۔

☆۔ اس کا دوسرا نام سُوْرَةُ النَّحْرِ بھی ہے۔